سوال

(390)جمعہ کی فرضیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہاولپور سے محمد حیات لکھتے ہیں کہ ہماری کالونی دو صد نفوس پر مشتمل ہے اور شہر کی حدود سے باہر ہے ہمارے ہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہے جہاں مستقل امام تو نہیں البتہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں کیا ہم پر جمعہ فرض ہے تو کیا ہم اس کالونی میں اس کا اہتمام کر سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح رہے کہ نماز جمعہ فرض ہے اور اس کے لیے صرف جماعت کا ہونا ضروری ہے اور جماعت کا اطلاق کم از کم دو افراد پر کیا گیا ہے حدیث میں ہے کہ دو اور دو سے زائد افراد جماعت ہیں۔ (ابن ماجہ : حدیث نمبر 972)

جمعہ کی فرضیت کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کی صورت میں فرض ہے صرف عورت بچہ اور مریض اس حکم سے مستثنیٰ ہیں (ابو داؤد : الجمعۃ 1067)

جمعہ کی ادائیگی کے لئے کسی خاص جگہ یا مقام کی شرط بھی غیر ضروری ہے فرمان باری تعالیٰ ہے : "کہ ایمان والو! جب جمعہ کے دن اذان دی جائے تو تم ذکر الٰہی کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ (62/الجمعۃ : 9)

اللہ کا یہ حکم عام ہے جو ہر مسلمان کے لیے ہر جگہ پر جمعہ کی ادائیگی کو واجب قرار دیتا ہے اس کے لیے افراد کی کوئی خاص تعداد کا ہونا ضروری نہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ غلہ لے کر آ گے لے کر آگر اور اس نے آتے ہی غلے کے متعلق اعلان کر دیا حاضرین اعلان سن کر مسجد سے باہر چلے گئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف بارہ اشخاص باقی رہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی رہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ افراد کو نماز پڑھائی۔ (صحیح بخاری : الجمعۃ 936)

اس حدیث پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے کہ جب لوگ جمعہ چھوڑ کر چلے جائیں تو امام باقی ماندہ افراد کو جمعہ پڑھا دے تو ان کی نماز صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی ادائیگی کے لیے افراد کے متعلق کسی خاص تعداد کی شرط خود ساختہ ہے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اقامت جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا تھا وہ بحرین کے ایک گاؤں "جواثی" میں ہوا جہاں قبیلہ عبدالقیس کی مسجد تھی۔ (صحیح بخاری : حدیث نمبر 891)

اس حدیث پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے کہ جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام شہروں اور بستیوں میں کیا جائے ۔"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بحرین کو لکھا تھا کہ تم جہاں کہیں ہو جمعہ کی ادائیگی کا اہمتام کرو ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت اسعد بن زرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلا جمعہ بنو بیاضہ کے محلے ہزم النبیت جسے نقیع خضمات کہا جاتا تھا وہاں چالیس نفوس پر مشتمل آبادی میں جمعہ کی ادائیگی کا اہتمام کیا تھا ۔ (ابوداؤدالجمۃ1069)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ساحل سمندر پر رہنے والے لوگ جمعہ کا اہتمام کرتے تھے ان میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی خاصی تعداد ہوتی تھی ان روایات و آثار کے پیش نظر اہل کالونی کو چاہیے کہ وہ جمعہ کی ادائیگی کا کالونی میں ہی بندوبست کریں اس سلسلہ میں جن شرائط کا حوالہ دیا جاتا ہے وہ سب خود ساختہ اور ایجاد بندہ ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:404